6652-(ان اللہ یحب الجمال) کا معنی کیا ہے

سوال

حدیث (ان اللہ یحب الجمال) کا معنی کیا ہے، اور خاص طور پر جمال سے کیا مراد ہے؟
بعض لوگ اس حدیث سے خوبصورت عورتوں کی طرف دیکھنے اور خوبصورت چیز سے نفع حاصل کرنے پر استدلال کرتے ہیں، توکیا اس کی وضاحت ہوسکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

سوال میں مذکورہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، توایک شخص کہنے لگا آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور لوگوں کو حقیر اور اپنے آپ کو اونچا سمجھا جائے) صحیح مسلم حدیث نمبر (131) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (بلاشبہ اللہ تعالی خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے) کپڑوں کی خوبصورتی کے متعلق حدیث میں سوال کیا گیا ہے تو یہ جملہ اسے اور اسی طرح ہر چیز کی خوبصورتی کو شامل ہے ۔

اور صحیح مسلم میں ہی حدیث نمبر (1686) میں ہے کہ (اللہ تعالی طیب پاک صاف ہے صاف ستھری چیز ہی قبول کرتا ہے ۔

اور سنن ترمذي میں ہے کہ (بلاشبہ اللہ تعالی اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھنا پسند کرتا ہے) سنن ترمذي حدیث نمبر (2963) امام ترمذی رحہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے ۔

ابوالاحوص جشمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھٹے پرانے لباس میں دیکھا توفرمانے لگے کیا تیرے پاس کوئی مال ہے تو میں نے جواب دیا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سا مال ہے؟ تو میں نے جواب دیا اللہ تعالی نے مجھے اونٹ بکریاں وغیرہ دیں ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے تو اس کی نعمت اور کرم کا تجھ پر اظہار ہونا چاہیے ۔ مسند احمد حدیث نمبر (15323) سنن ترمذي حدیث نمبر (1929) سنن نسائی حدیث نمبر (5128) ۔

تو اللہ سبحانہ وتعالی یہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی کی ہوئی نعمت کا اثر نظر آئے کیونکہ یہ اس جمال اور خوبصورتی میں سے ہے جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اور پھر یہ باطنی طور پر بھی یہ جمال اور خوبصورتی ہے کہ اس کی نعمت کا شکر ادا کیا جائے، تو اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ ظاہری جمال اور خوبصورتی نعمت کے ساتھ ہو اور باطنی جمال اور خوبصورتی اللہ تعالی کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرکے ہو ۔

اور اللہ تعالی نے جمال وخوبصورتی سے اپنی محبت اور پسندیدگی کی بنا پر ہی اپنے بندوں پر لباس وزینت کا نزول فرمایا جس سے وہ اپنے ظاہر کو خوبصورت اور تقوی سے اپنے باطن کو خوبصورت بناتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا ہے:

.{اے بنو آدم ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا فرمایا جو تمہاری شرمگاہوں کو چھپاتا اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس اس سے بڑھ کر ہے}.الاعراف (26) ۔

اوراللہ تعالی نے اھل جنت کے بارہ میں فرمایا :

.{اورانہیں تازگی اور خوشی پہنچائی ، اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمایا}.الدھر (11–12) ۔

تواللہ تعالی نے ان کے چہروں کو تروتازگی اور باطن کو خوشی اور سرور اوران کے جسموں اور بدنوں کو ریشم سے جمال اور خوبصورتی عطا فرمائی ، اوروہ اللہ تعالی جس طرح اقول وافعال اورلباس اورشکل وصورت میں خوبصورتی وجمال کوپسند فرماتا ہے ، اسی طرح وہ قبیح اور برے افعال واقوال اورلباس وشکل سے بغض اورناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے ، اوراللہ تعالی قبیح قسم کے لوگوں اورقباحت سے بغض اورجمال وخوبصورتی اوراس اسے پسند کرنے والے لوگوں سے محبت کرتا ہے ۔

تواس موضوع میں اب دو گروہ بن چکے ہیں :

ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے جوکچھ بھی پیدا فرمایا ہے وہ سب خوبصورت ہے ، تواللہ تعالی ہر اس چيز کوپسند کرتا ہے جسے اس نے پیدا فرمایا تو ہم اس کی ساری مخلوق سے محبت کرتے ہیں اور کسی سے بھی بغض نہیں رکھتے ،

ان کا کہنا ہے کہ : جس نے بھی اس ناحیہ سے کائنات کو دیکھا تووہ اسے خوبصورت ہی دیکھے گا ۔

اوران لوگوں کے دلوں سے تواللہ تعالی کے لیے غیرت ہی ختم ہوچکی ہے اوراسی طرح اللہ تعالی کے لیے کسی سے بغض رکھنا اوراللہ تعالی کے لیے ہی کسی سے دشمنی کرنا اوربرائی کودیکھ کراسے روکنا بھی ان کے دلوں سے ناپید ہوچکا ہے ، اوراسی طرح جھاد اور حدوداللہ کا قیام بھی نہیں پایا جاتا ۔

اوریہ گروہ عورتوں اورمردوں کی خوبصورتی کوہی وہ خوبصورتی بنا بیٹھے ہیں جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے ، تویہ اپنے فسق کی ہی عبادت میں لگے ہوئے ہیں ، اور بعض نے اس حد تک غلو کرلیا ہے کہ وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ان کا معبودان صورتوں میں ظاہر ہوتا اوران میں حلول کرجاتا ہے ۔

اوران کے مقابلہ میں دوسرا فریق یہ کہتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے حسین وجمیل شکلوں والوں اور مکمل اور تمام الخلقت رکھنے والوں کی مذمت کی ہے ، تومنافقوں کے باوہ میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اورجب آپ انہیں دیکھیں گے توان کے جسم خوشنما معلوم ہونگے}.المنافقون (4) ۔

اوراللہ رب العزت کا یہ بھی فرمان ہے :

.{ہم توان سے پہلے بہت ساری جماعتوں کوغارت کرچکے ہیں جوسازوسامان اورمناظر میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھیں}.مریم (74) ۔ یعنی مال اور منظر کے اعتبار سے خوشنما تھیں ۔

اور صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا گیا ہے کہ : (بلاشبہ اللہ تعالی صورتوں اوراموال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دلوں اوراعمال کودیکھتا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (4651) ۔

اورایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(سادگی ایمان کا حصہ ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4108) سنن ابوداود حدیث نمبر (3630) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔

تواس نزاع کا فیصلہ یہ ہے کہ اس طرح کہنا چاہیے :

شکل وصورت اورلباس میں جمال وخوبصورتی کی تین اقسام ہیں ، ایک قسم تو محمود ہے اوردوسری مذموم اور تیسری نہ محموداورنہ ہی مذموم ۔

وہ جمال اورخوبصورتی جوقابل ستائش ہے : وہ ہوگی جواللہ تعالی کے لیے اوراس کی اطاعت میں مدومعاون اور اللہ تعالی کے اوامر کی تنفیذ وقبول کرنے کے لیے ہو جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفود کے استقبال کے لیے جمال وخوبصورتی اختیار کیا کرتے تھے ، اس کی نظیر لڑائی اورجنگ میں لڑائی کے لیے آلات حرب پہننا اورجنگ میں ریشمی کپڑے پہننے اوراس میں تکبر کرنا یہ اس وقت محموداورقابل ستائش ہوگا جب یہ اعلاء کلمۃ اللہ اوردین اسلام کی نصرت اوردشمنان اسلام کے غیظ غضب کے لیے ہو ۔

جمال مذموم : وہ جمال اورخوبصورتی مذموم ہوگی جودنیا اورریاست وسرداری کے حصول اور فخروتکبر اور شہوات کا وسیلہ ہواوربندے کا مقصداورغایت خوبصورتی وجمال بن جائے ، کیونکہ بہت سارے لوگوں میں یہی چیزپائی جاتی ہے اوران کی یہی تمنا ہوتی ہے ۔

اوروہ خوبصورتی وجمال نہ تو محموداورنہ ہی مذموم ہوگی جس میں مندرجہ بالامقاصداوراوصاف نہ پائے جائیں ۔

مقصد یہ کہ حدیث دوعظیم اصول پر مشتمل ہے ایک تو معرفت اوردوسرا سلوک ہے ۔

تواللہ تعالی کی معرفت اس جمال وخوبصورتی سے ہوگی جس کی مثل کوئی بھی نہیں ، اوراللہ تعالی کی عبادت بھی اس حسن وجمال سے ہوگی جسے اللہ تعالی پسند فرماتا ہے اوروہ اقوال واعمال اوراخلاق کا جمال وخوبصورتی ہے جوکہ اللہ تعالی کو پسند ہے ، تواللہ تعالی کی عبادت کرنے والے پرواجب اورضروری ہے کہ وہ اپنی زبان کوسچ اوردل کواخلاص اور محبت اوراطاعت اور توکل کے زیور سے حسین جمیل اورخوبصورت بنائے ۔

اوراپنے اعضاء کواطاعت اوراپنے بدن کولباس پہن کراس کی نعمتوں کاظاہر کرکے اوراسے نجاست اور میل کچیل اورگندے بالوں سے پاک صاف کرکے اور : ختنہ کرواکراورناخن کاٹ کرخوبصورت اورجسین جمیل بنائے ۔

تواللہ تعالی کواس کے وصف جمال سے پہچانے اوراس کی عبادت بھی جمال اورخوبصورتی کے ساتھ کرے جوکہ اس کی شرع اوردین ہے ، تواس حدیث نے دوعظیم قاعدے معرفت اورسلوک جمع کردیے ہیں ۔ الفوائد (185/1) ۔

کہاں اس حدیث کے عظیم معانی اورکہاں خواہشات کے پیروکاروں کی گمراہی وضلالت جوکہ اپنے برے اورغلط مقاصد کوپورا کرنے کے لیے منحرف قسم کی سوچ اور سمجھ رکھتے ہیں اور اس حدیث سے سمجھتے ہیں ۔

ہم اللہ تعالی سے عافیت کے طلبگارہیں ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پررحمتیں برسائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم .